بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم حضرت اقدس شیخ الحدیث مفتی صاحب مدظلہ العالی

ہمارے یہاں برطانیہ کے معروف شہر بلیک برن میں ایک عمارت جو پہلے سینما تھا مسجد ومدرسہ کیلئے خریدا گیا۔ اُس زمانہ میں قبلہ کے متعلق معروف بات یہ تھی کہ برطانیہ سے جنوبی مشرق (South East) پر قبلہ ہے جو ڈگری کے حساب سے شمال سے ۱۳۵ ڈگری بجنوب ہے۔ یہ عمارت اپنی طولانی میں عرضاً شمال سے ۱۵۱ ڈگری پر ہے اور خریدنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ تفاوت قلیل کیوجہ سے قبلہ کو بالکل سیدھا کرنے کیضرورت نہیں۔ بلکہ چونکہ تفاوت فقط ۱۶ ڈگری تھا اسلئے سیدھی صف عمارت کی سیدھ میں قبلہ سے ۱۶ درجہ مائل بجنوب رکھا گیا۔

چندسال قبل بائیں طرف دو کمرے بنائے گئے تا کہ حسب ضرورت جمعہ وعیدین میں مصلیوں کیلئے تنگی نہ ہوں۔

گذشتہ دو تین سال سے پورے جماعت خانہ میں مرمت کا کام شروع کیا گیا اور قبلہ کے جانب صفوف متقدمہ کے بائیں اور دائیں جو زینے تھے انکو نکالا گیا اور اب مسجد تقریباً مربع ہے۔ ابھی مسجد میں کام جاری تھا کہ پرسٹن کی بعض مساجد اور بلیک برن کی ایک مسجد میں قبلہ کا رخ عین کعبہ کیطرف کردیا گیا تھا اور ایک مسجد کی تعمیر جدید کے سلسلہ میں ایک مشورہ میں ہمارے شہر کے بعض افراد کو یہ انکشاف ہوا کہ قبلہ کا جنوبی مشرق کیطرف ہونا تقریبی بات ہے ورنہ حقیقت میں ۱۳۵ کے بجائے قبلہ کی صحیح رخ شمال سے ۱۱۸،۴۳ ڈگری پر ہے۔ اسکی تصریح اہل فلکیات نے کی ہے اور مفتی رشید صاحب نے بھی احسن الفتاوی میں یہی تصریح کی ہے۔ اور ساتیلائیٹ سیسٹم بھی اسی ڈگری پر عین کعبہ بتاتا ہے۔ پھر اسکے بعد مفتی رشید صاحب نے احسن الفتاوی میں تخریج سمت قبلہ کا جو طریقہ بواسطہ سورج کے ستائیس مئی اور سولہ جولائی لکھا ہے اس سے بھی یہی تعین ثابت ہوا۔ اسی طرح ان ہی دنوں میں شہر کی تبلیغی مرکز کی مسجد سے بذریعہ سورج کے سایہ کے یہی تعین ثابت ہوا۔ اور ایک ماہر فن کو بلا کر جو تعیین کی گئی وہ بھی اسی کے مطابق ہے اور قطب نما بھی یہی تعین بتاتا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ایک مشورہ رکھا گیا قبل تکمیل تعمیر کے بسلسلہ قالین جسمیں چونکہ قالین مصلی نما ہونگی اسلئے قبلہ کا مسئلہ ضمنی طور پر زیر بحث آیا۔ اس مجلس میں یہ طے ہوا کہ سردست اکیس درجہ مائل بجنوب عین قبلہ سے ہٹ کر پرانے فرش بچھائے جاوے۔ چنانچہ بچھایا گیا اور اسی کے مطابق نمازیں ہوتی رہی ہے۔

پھر کچھ مدت کے بعد ہندوستان سے شیخ الحدیث حضرت مفتی صاحب تشریف لائے جنکے سامنے صورت حال رکھی گئی۔ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ عین قبلہ کیطرف رخ کیا جاوے۔ تاہم ابھی لوگوں میں کافی تشویش ہے۔

اب مطلوب سوال یہ ہیکہ ان تین شکلوں میں سے کونسی شکل اختیار کیجاوے۔

۱) شکل اول: عین قبلہ

۲) شکل ثانی: ۲۱ درجہ منحرف عن عین القبلة

۳) شکل ثالث: ۳۴ درجہ منحرف عن عین القبلۃ

شکل اول میں چونکہ عمارت کی سیدھ میں صف واقع نہیں ہوگی اسلئے عام نمازوں میں تو صف اول طویل ہی رہیگی لیکن جمعہ وعیدین میں صفوف مقدمہ میں اتنا طول نہ رہیگا۔ نیز اسکے ساتھ مسجد کے بائیں جو متصل جدید کمرے ہیں اسکے اگلے حصہ میں صفوف قائم نہ ہوسکے گی گو اسوقت جمعہ وعیدین میں بھی اسکے بغیر وسعت ہے۔ خود مسجد اور دوسرے کمرے استعمال کرنے کیساتھ اور خود مسجد کے نیچے ایک بہت بڑا ھال ہے اسلئے مستقبل قریب میں تنگی کا کوئی سوال نہیں۔

چونکہ بعض علماء قادر علی استقبال عین القبلۃ کے لئے عین استقبال الکعبۃ کے قائل ہے جیسے حضرت امام شافعی حضرت امام بخاری حضرت امام طحاوی علامہ شریف جرجانی وغیرہ اور اس مسجد کے اکثر مصلی گو حنفی المسلک ہے تاہم کچھ شافعیہ اور دیگر مسلک کے متبعین بھی شریک ہوتے ہیں اور انکی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ اسیطرح جب خارج سے تبلیغی جماعت آتی ہے تو انمیں بسا اوقات عرب حضرات شریک ہوتے ہیں۔

شکل ثانی اکیس درجہ منحرف عن عین القبلۃ کی صورت میں اگلی صفوف میں مطلقا طول صف میں کمی کا مسئلہ نہیں آتا۔ تاہم کچھ زینت مسجد میں فرق آتا ہے۔ نیز چوبیس درجہ سے کم انحراف پایا جاتا ہے جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے عدم فساد صلوۃ کیلئے احوط قرار دیا ہے۔

شکل ثالث ۳۴ درجہ منحرف عن القبلۃ کی شکل میں صفوف عمارت کے بناؤ کے اعتبار سے سیدھی ہوگی اور باعث زینت بھی ہوگی۔

حضرت والا سے درخواست ہیکہ ان سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں۔

۱) ان تینوں میں سے کونسی ایک شکل اختیار کیجاوے۔ بعض لوگوں کا رجحان شکل اول کا ہے تاکہ آئندہ پھر کبھی کوئی مسئلہ کھڑا نہ ہوں اور سب ائمہ کے نزدیک نماز صحیح ہوجاوے۔ بعض لوگ شکل ثانی کو چاہتے ہیں کہ اسوقت یہی معمول بہا ہے اور بعض شکل ثالث کو کہ سالہا سالوں سے اسی سمت پر نماز پڑھی گئی۔
۲) آج تک جو نمازیں ۳۴ درجہ منحرف عن عین الکعبۃ پڑھی گئی وہ واجب القضاء ہے یا نہیں؟
۳) حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر الفقہ میں جو دو قول ۲۴ درجہ احوط اور ۴۵ درجہ گنجائش کا قول لکھا ہے۔ کیا یہ عمداً عین قبلہ کا یقین رکھتے ہوئے مساجد میں منحرف ہوکر نماز اداء کرنے کی دلیل بن سکتی ہے جب کہ حضرت مفتی محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے فتاوی محمودیہ (۵:۵۳۰) میں تصریح کی ہے کہ قصدا بالکل انحراف نہ کیا جاوے۔

فقط والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم حضرت اقدس شیخ الحدیث مفتی صاحب مدظلہ العالی

ہمارے یہاں برطانیہ کے معروف شہر بلیک برن میں ایک عمارت جو پہلے سینما تھا مسجد و مدرسہ کیلئے خریدا گیا۔ اُس زمانہ میں قبلہ کے متعلق معروف بات یہ تھی کہ برطانیہ سے جنوبی مشرق (South East) پر قبلہ ہے جو ڈگری کے حساب سے شمال سے ۱۳۵ ڈگری بجنوب ہے۔ یہ عمارت اپنی طوالنی میں عرضاً شمال سے ۱۵۱ ڈگری پر ہے اور خریدنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ تفاوت قلیل کیوجہ سے قبلہ کو بالکل سیدھا کرنے کیضرورت نہیں۔ بلکہ چونکہ تفاوت فقط ۱۶ ڈگری تھا اسلئے سیدھی صف عمارت کی سیدھ میں قبلہ سے ۱۶ درجہ مائل بجنوب رکھا گیا۔

چند سال قبل بائیں طرف دو کمرے بنائے گئے تاکہ حسب ضرورت جمعہ وعیدین میں مصلیوں کیلئے تنگی نہ ہوں۔

گذشتہ دو تین سال سے پورے جماعت خانہ میں مرمت کا کام شروع کیا گیا اور قبلہ کے جانب صفوف متقدمہ کے بائیں اور دائیں جو زینے تھے انکو نکالا گیا اور اب مسجد تقریبا مربع ہے۔ ابھی مسجد میں کام جاری تھا کہ پرسٹن کی بعض مساجد اور بلیک برن کی ایک مسجد میں قبلہ کا رخ عین کعبہ کیطرف کر دیا گیا تھا اور ایک مسجد کی تعمیر جدید کے سلسلہ میں ایک مشورہ میں ہمارے شہر کے بعض افراد کو یہ انکشاف ہوا کہ قبلہ کا جنوبی مشرق کیطرف ہونا تقریبی بات ہے ورنہ حقیقت میں ۱۳۵ کے بجائے قبلہ کی صحیح رخ شمال سے ۱۱۸،۴۳ ڈگری پر ہے۔ اسکی تصریح اہل فلکیات نے کی ہے اور مفتی رشید صاحب نے بھی احسن الفتاوی میں یہی تصریح کی ہے۔ اور ساتیلائیٹ سیسٹم بھی اسی ڈگری پر عین کعبہ بتاتا ہے۔ پھر اسکے بعد مفتی رشید صاحب نے احسن الفتاوی میں تخریج سمت قبلہ کا جو طریقہ بواسطہ سورج کے ستائیس مئی اور سولہ جولائی لکھا ہے اس سے بھی یہی تعین ثابت ہوا۔ اسی طرح ان ہی دنوں میں شہر کی تبلیغی مرکز کی مسجد سے بذریعہ سورج کے سایہ کے یہی تعین ثابت ہوا۔ اور ایک ماہر فن کو بلا کر جو تعیین کی گئی وہ بھی اسی کے مطابق ہے اور قطب نما بھی یہی تعین بتاتا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ایک مشورہ رکھا گیا قبل تکمیل تعمیر کے بسلسلہ قالین جسمیں چونکہ قالین مصلی نما ہونگی اسلئے قبلہ کا مسئلہ ضمنی طور پر زیر بحث آیا۔ اس مجلس میں یہ طے ہوا کہ سردست اکیس درجہ مائل بجنوب عین قبلہ سے ہٹ کر پرانے فرش بچھائے جاوے۔ چنانچہ بچھایا گیا اور اسی کے مطابق نمازیں ہوتی رہی ہے۔

پھر کچھ مدت کے بعد ہندوستان سے شیخ الحدیث حضرت مفتی صاحب تشریف لائے جنکے سامنے صورت حال رکھی گئی۔ حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ عین قبلہ کیطرف رخ کیا جاوے۔ تاہم ابھی لوگوں میں کافی تشویش ہے۔

اب مطلوب سوال یہ ہیکہ ان تین شکلوں میں سے کونسی شکل اختیار کیجاوے۔

۱) شکل اول: عین قبلہ
۲) شکل ثانی: ۲۱ درجہ منحرف عن عین القبلۃ

۳) شکل ثالث: ۳۴ درجہ منحرف عن عین القبلۃ

شکل اول میں چونکہ عمارت کی سیدھ میں صف واقع نہیں ہوگی اسلئے عام نمازوں میں تو صف اول طویل ہی رہیگی لیکن جمعہ وعیدین میں صفوف مقدمہ میں اتنا طول نہ رہیگا۔ نیز اسکے ساتھ مسجد کے بائیں جو متصل جدید کمرے ہیں اسکے اگلے حصہ میں صفوف قائم نہ ہو سکے گی گو اسوقت جمعہ وعیدین میں بھی اسکے بغیر وسعت ہے۔ خود مسجد اور دوسرے کمرے استعمال کرنے کیساتھ اور خود مسجد کے نیچے ایک بہت بڑا ھال ہے اسلئے مستقبل قریب میں تنگی کا کوئی سوال نہیں۔

چونکہ بعض علماء قادر علی استقبال عین القبلۃ کے لئے عین استقبال الکعبۃ کے قائل ہے جیسے حضرت امام شافعی حضرت امام بخاری حضرت امام طحاوی علامہ شریف جرجانی وغیرہ اور اس مسجد کے اکثر مصلی گو حنفی المسلک ہے تاہم کچھ شافعیہ اور دیگر مسلک کے متبعین بھی شریک ہوتے ہیں اور انکی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسیطرح جب خارج سے تبلیغی جماعت آتی ہے تو انمیں بسا اوقات عرب حضرات شریک ہوتے ہیں۔

شکل ثانی اکیس درجہ منحرف عن عین القبلۃ کی صورت میں اگلی صفوف میں مطلقا طول صف میں کمی کا مسئلہ نہیں آتا۔ تاہم کچھ زینت مسجد میں فرق آتا ہے۔ نیز چوبیس درجہ سے کم انحراف پایا جاتا ہے جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے عدم فساد صلوۃ کیلئے احوط قرار دیا ہے۔

شکل ثالث ۳۴ درجہ منحرف عن القبلۃ کی شکل میں صفوف عمارت کے بناؤ کے اعتبار سے سیدھی ہوگی اور باعث زینت بھی ہوگی۔

حضرت والا سے درخواست ہیکہ ان سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں۔

۱) ان تینوں میں سے کونسی ایک شکل اختیار کیجاوے۔ بعض لوگوں کا رجحان شکل اول کا ہے تاکہ آئندہ پھر کبھی کوئی مسئلہ کھرا نہ ہوں اور سب ائمہ کے نزدیک نماز صحیح ہوجاوے۔ بعض لوگ شکل ثانی کو چاہتے ہیں کہ اسوقت یہی معمول بہا ہے اور بعض شکل ثالث کو کہ سالہا سالوں سے اسی سمت پر نماز پڑھی گئی۔
۲) آج تک جو نمازیں ۳۴ درجہ منحرف عن عین الکعبۃ پڑھی گئی وہ واجب القضاء ہے یا نہیں؟
۳) حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواہر الفقہ میں جو دو قول ۲۴ درجہ احوط اور ۴۵ درجہ گنجائش کا قول لکھا ہے۔ کیا یہ عمدا عین قبلہ کا یقین رکھتے ہوئے مساجد میں منحرف ہو کر نماز اداء کرنے کی دلیل بن سکتی ہے جب کہ حضرت مفتی محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے فتاوی محمودیہ (۵:۵۳۰) میں تصریح کی ہے کہ قصدا بالکل انحراف نہ کیا جاوے۔

فقط والسلام